ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

مارچ – 2008

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

گندم

گندم دنیا میں بہت سے ممالک میں بنیادی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ سال 2006 گندم کی کل عالمی پیداوار، چاول اور مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا 45.43 فیصد ہے۔ گندم کا ارتقاء آج سے ہزاروں سال پہلے جنوب مغربی ایشیاء سے ہوا جبکہ بھارت اور اس کے ملحقہ علاقوں میں اس کی کاشت آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے شروع ہوئی۔ اس وقت پاکستان اس کی کاشت میں بہتر مقام رکھتا ہے اور عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2006 کے گندم کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کا شمار پہلے دس عالمی ملکوں میں ہوتا ہے۔ اور گندم کی عالمی پیداوار میں پاکستان 3.52 فیصد حصہ کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔ جبکہ چین، بھارت، امریکہ، روس، فرانس، کینیڈا اور جرمنی گندم کی پیداوا میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ چین مجموعی عالمی پیداوار کا 17.31 فیصد پیدا کرتا ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی ایک رپورٹ کے مطابق سال 2008 میں دنیا میں اجناس کی مجموعی پیداوار کا اندازہ 1694 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007 کے اجناس کی مجموعی پیداوار سے 32 ملین ٹن زیادہ ہے۔ جبکہ گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا اندازہ 646 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007 کی گندم کی مجموعی پیداوار سے 42 ملین ٹن زیادہ ہے۔ اور گندم کے مجموعی عالمی استعمال کا اندازہ 630 ملین ٹن لگایا ہے جو کہ سال 2007 کے گندم کے استعمال سے 18 ملین ٹن زیادہ ہے۔ پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔ گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔ پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں گندم کا فی کس ماہانہ استعمال 8.20 کلوگرام ہے۔ اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سال حکومت نے گندم کا پیداواری ہدف 24 ملین ٹن مقرر کیا ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 3.02 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ حکومت نے گندم کی خریداری قیمت 425 روپے سے بڑھا کر 625 روپے فی چالیس کلوگرام کر دی ہے۔ جبکہ گندم کی خریداری کا ہدف کم از کم 50 لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔ اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہیں۔ گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔ پچھلے کچھ سالوں سے گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی عروج پر ہے۔ جس سے گندم کی قیمتیں میں مصنوعی اضافہ ہو جاتا ہے اور لوگوں کو گندم اور آٹا کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے پریشانی اُٹھانا پڑتی ہے۔ اس وقت حکومت گندم کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے ہر قدم اُٹھا رہی ہے اور گندم اور آٹے کی سمگلنگ کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات جاری ہیں۔ اس کے علاوہ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے گندم دوسرے ملکوں سے درآمد کرنا بھی شامل ہے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گزشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

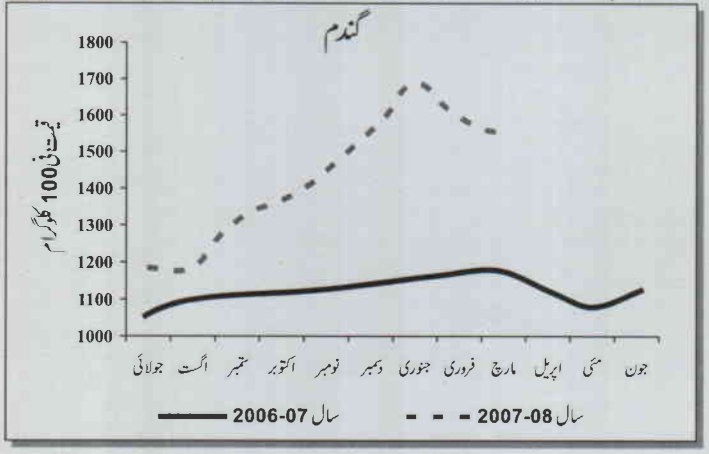

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1551 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گزشتہ ماہ فروری کی 1582 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 1.93 فیصد کم رہی۔ اس کی وجہ گندم کی درآمد اور سندھ کی گندم کی فصل کی برداشت کا شروع ہونا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کی نسبت 32.10 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ مارچ، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال مارچ کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	1160	1680	1178	-1.19	40.92
فیصل آباد	1417	1427	1190	-0.73	19.09
سرگودھا	1611	1674	1169	-3.72	37.88
ملتان	1541	1521	1156	1.30	33.25
گوجرانوالہ	1590	1595	1175	-0.31	35.38
اوکاڑہ	1542	1660	1170	-7.13	31.71
راولپنڈی	1523	1620	1188	-5.97	28.28
رحیم یار خان	1524	1476	1168	3.28	30.51
اوسط	1551	1582	1174	-1.93	32.10

مکئی

سائنسدانوں کے مطابق مکئی آج سے 700 سال پہلے میکسیکو کے لوگوں نے ایک جنگلی گھاس جس کا نام (teosinte) تھا اس جنگلی گھاس سے مکئی کا پودا تیار کیا گیا۔ میکسیکو سے مکئی جنوب مغربی امریکہ سے ہوتی ہوئی پیرو کے ساحلی علاقوں پر پہنچی۔ آج سے تقریباً 1000 سال پہلے ہندوستان کے لوگ امریکہ سے واپسی پر اپنے ساتھ مکئی کا بیج لیکر آئے جس سے مکئی ہندوستان میں متعارف ہوئی۔ جب یورپین کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو وہ مکئی کے بارے میں نہیں جانتے تھے کولمبس شمالی اور جنوبی امریکہ کے لوگوں کے ذریعے مکئی سے متعارف ہوئے۔ مکئی ساری دنیا میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ 2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعداد وشمار کے مطابق مکئی کی پیداوار میں پاکستان 0.43 فیصد حصہ کے ساتھ 28 واں نمبر پر ہے۔ جبکہ امریکہ، چین، برازیل، میکسیکو اور انڈیا مکئی کی پیداوار میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ امریکہ مکئی کی عالمی مجموعی پیداوار کا 38.55 فیصد پیدا کرتا ہے۔ مکئی پنجاب اور سرحد کی اہم فصل ہے۔ مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا سال 2008 کا اندازہ 748 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جو کہ سال 2007 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 20 ملین ٹن کم ہے جبکہ پاکستان میں پچھلے دو سالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔ مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہے۔ موجودہ دنوں میں کارن آئل بنانے میں بھی اس کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3247.61 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 11.72 فی صد زیادہ ہے۔ مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 71 فیصد ہے۔ پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساہیوال اور جھنگ ہیں۔ مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جانوروں کی خوراک میں جو متبادل اجناس استعمال ہوتی ہیں اُن کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ لہٰذا اُن اجناس کے متبادل کے طور پر مکئی کی خرید زیادہ ہو رہی ہے جو کہ قیمتوں میں بڑھوتری کا باعث ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پام آئل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی وجہ سے مکئی کے تیل کی طلب بڑھ گئی جس نے مکئی کے طلب میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے مکئی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

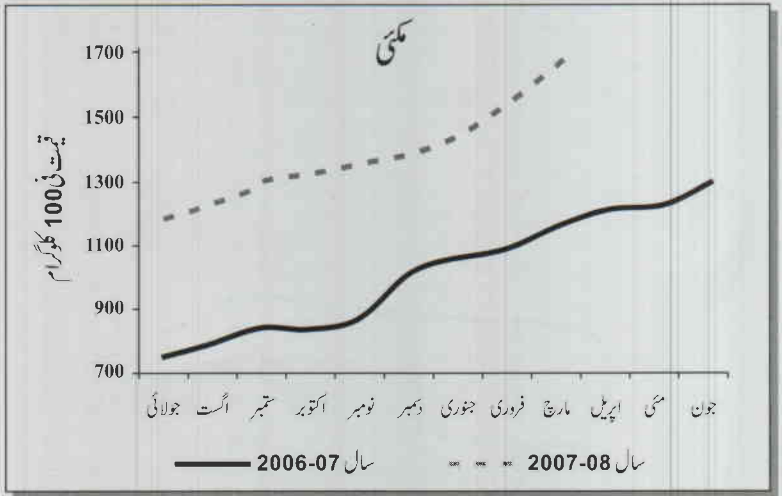

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1671 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1550 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 7.86 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کی نسبت 43.22 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	1823	1663	1229	9.65	48.33
فیصل آباد	1746	1519	1216	14.95	43.57
سرگودھا	1744	1578	1164	10.50	49.79
ملتان	1563	1500	1235	4.17	26.52
گوجرانوالہ	1733	1552	1099	11.68	57.72
اوکاڑہ	1591	1582	1145	0.52	38.97
راولپنڈی	1679	1529	1117	9.81	50.33
رحیم یار خان	1494	1475	1132	1.27	31.96
اوسط	1671	1550	1167	7.86	43.22

چاول سپر باسمتی

چاول کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتقاء 3000BC میں انڈونیشیا کے علاقے بالی سے ہوا۔ چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چاول پوری دنیا میں کھائی جانے والی کل کیلرزی کا 1/5 حصہ مہیا کرتا ہے۔ عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے امسال 2006 کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق چین، انڈیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور ویت نام چاول کی پیداوار میں بالترتیب 29.0,21.51,8.57,6.89 اور 5.64 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔ جبکہ پاکستان میں گندم کے بعد دوسری بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں چاول کا فی کس ماہانہ استعمال 1.03 کلوگرام ہے۔ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.28 فیصد حصہ کے ساتھ بارہویں نمبر پر ہے۔ لیکن پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں کپاس کے بعد سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی جنس چاول ہے پاکستان کی معیشت میں چاول 1.2 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں دوران سال 2008 کے اندازے کے مطابق 29.6 ملین میٹرک ٹن چاول کی تجارت ہوتی ہے۔ چاول پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ میں 7 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ دوران سال 2006-07 میں پاکستان نے 3129142 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.41 فیصد ہے۔ 2006-07 کے دوران 907,906 میٹرک ٹن چاول باسمتی برآمد کیا گیا جس کی مالیت 556220 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ پچھلے سال کی نسبت 8.21 فیصد زیادہ باسمتی چاول برآمد کیا گیا یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا، عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی ممالک کو بھیجا گیا۔ پاکستان نے اس سال 2007-08 میں جولائی سے فروری کے عرصہ کے درمیان 655,506 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد کیا جاچکا ہے۔ جس کی مالیت (000)444143 امریکی ڈالر ہے۔ جو کہ مقدار کے لحاظ سے پچھلے سال کی نسبت 12.43 فیصد زیادہ ہے۔ فروری تک باسمتی چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 677.56 فی میٹرک ٹن تھی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 15.32 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین لاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گوجرانولہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد اور اوکاڑہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

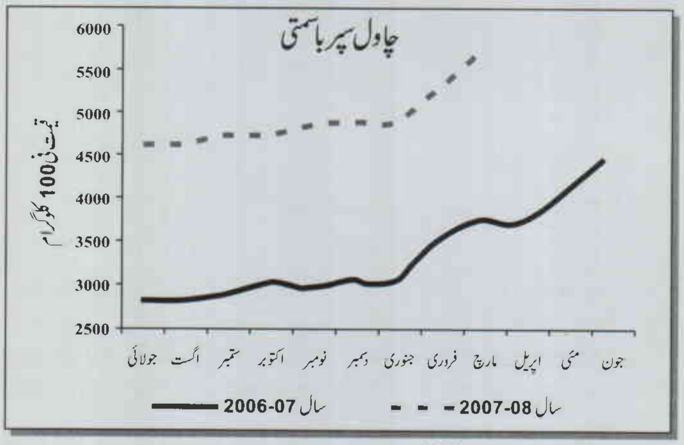

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینے میں گزشتہ ماہ فروری کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جو کہ 8.77 فیصد زیادہ رہا۔ یہ اعداد وشمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ منڈی میں چاول کی طلب دن بدن بڑھتی جارہی ہے کیونکہ پاکستانی برآمد کنندگان کو باسمتی چاول کے برآمدی آڈرز زیادہ مل رہے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال مارچ کی قیمتوں سے 53.19 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	5783	5250	3900	10.16	48.29
فیصل آباد	5625	5021	3833	12.03	46.75
سرگودھا	5547	5052	3385	9.79	63.87
ملتان	5715	5563	3450	2.73	65.54
گوجرانوالہ	5775	5025	3700	14.93	56.08
اوکاڑہ	5784	5431	4129	6.49	40.08
راولپنڈی	6100	5633	4367	8.28	39.70
رحیم یار خان	6033	5650	3500	6.78	72.38
اوسط	5795	5328	3783	8.77	53.19

چاول اری

چاول اری کی زیادہ کاشت صوبہ سندھ میں کی جاتی ہے یہ صوبہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ چاول کی کل برآمد میں اری کا حصہ تقریباً 51 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ اس سال پاکستان نے 2221236 میٹرک ٹن اری چاول برآمد کیا جس کی مالیت 569,499 ہزار امریکی ڈالر بنتی ہے۔ پچھلے سال کی نسبت 22.05 فیصد کم اری چاول کی برآمد ہوئی۔ چاول اری کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے تقریباً دوگنا ہے۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ چاول اری کی برآمد اس سال جولائی سے فروری تک 983,112 میٹرک ٹن تھی جو کہ پچھلے سال اسی عرصہ کے دوران 1538211 میٹرک ٹن تھی مگر فروری تک چاول اری کی اوسط یونٹ قیمت 356.41 فی میٹرک ٹن تھی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 41.49 فیصد زیادہ ہے۔ اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

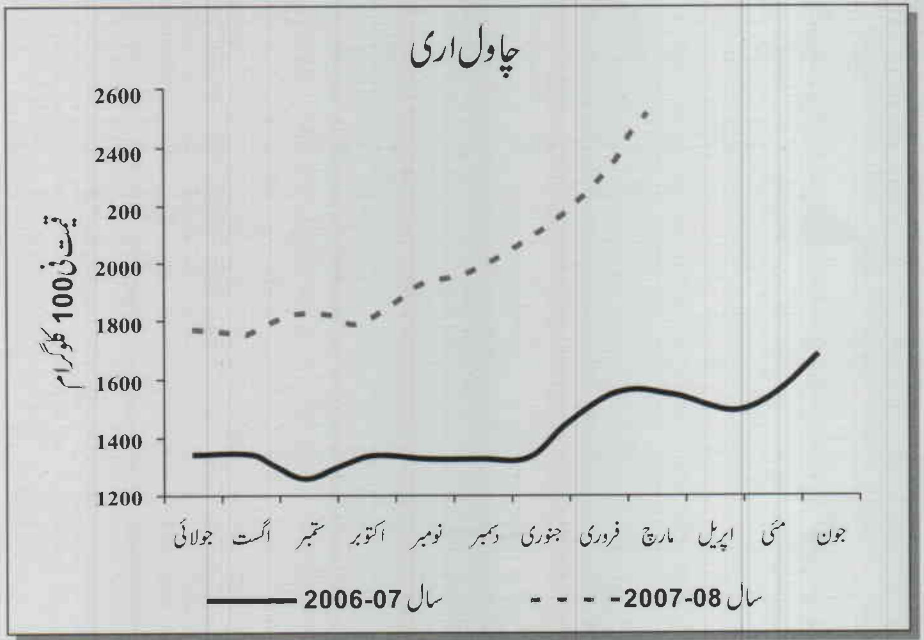

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ فروری میں چاول اری کی اوسط قیمت 2290 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ مارچمیں بڑھ کر 2578 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 12.59 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلہ میں شرح اضافہ 63.80 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	2645	2415	1535	9.52	72.31
فیصل آباد	2527	2279	1485	10.88	70.13
سرگودھا	2632	2411	1595	9.15	65.02
ملتان	2645	2197	1468	20.39	80.20
گوجرانوالہ	2500	2150	1800	16.28	38.89
اوکاڑہ	2415	2150	1554	12.31	55.43
راولپنڈی	2794	2504	1800	11.56	55.21
رحیم یار خان	2467	2210	1354	11.59	82.18
اوسط	2578	2290	1574	12.59	63.80

چینی سفید

کماد سو سے زائد ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ برازیل کماد کی عالمی پیداوار میں 32.72 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت، چین، میکسیکو بالترتیب 7.23,20.20 اور 3.63 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 3.21 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ پوری دنیا میں تقریباً 1391.43 ملین ٹن کماد پیدا ہوتا ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 80 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اِس وقت 42 شوگر ملیں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں چینی کا فی کس ماہانہ استعمال 1.31 کلوگرام ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 68 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ ہے۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں گنے کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 13.53 فیصد زیادہ متوقع ہے۔ جبکہ پاکستان نے پچھلے سال 07-2006 کے دوران (000)586.5 ٹن چینی درآمد کی جس کی مالیت 15721.1 ملین روپے تھی۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

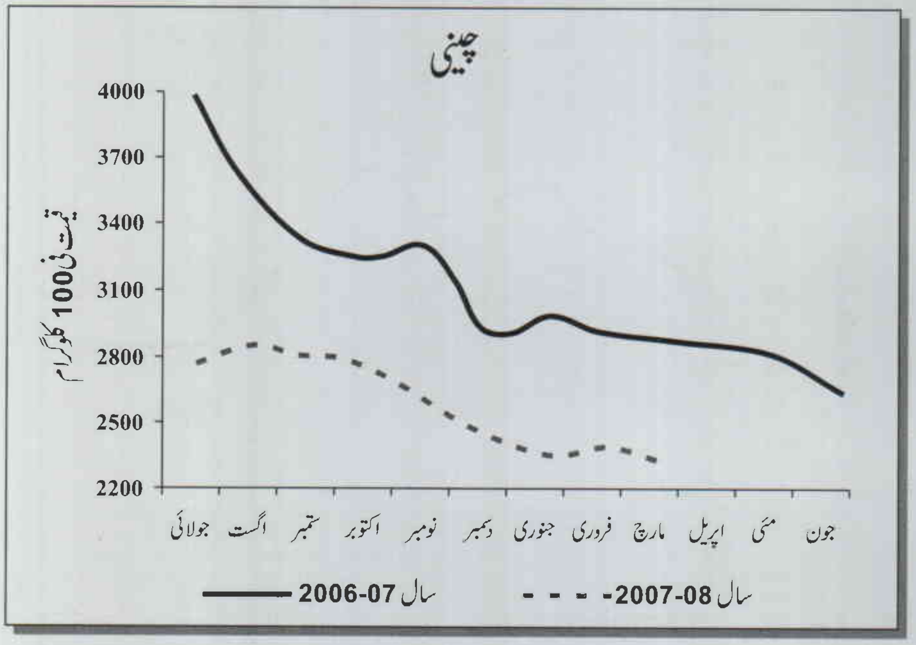

مارچ کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں معمولی کمی واقع ہوئی جبکہ شرح کمی 2.51 فیصد رہی۔ فروری میں چینی کی قیمت 2395 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ مارچ میں کم ہو کر 2335 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 19.00 فیصد ہے یہ کمی منڈی میں نئی چینی آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ مارچ کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	2375	2431	2927	-2.30	-18.85
فیصل آباد	2330	2398	2879	-2.82	-19.07
سرگودھا	2331	2397	2867	-2.75	-18.69
ملتان	2263	2328	2840	-2.83	-20.32
گوجرانوالہ	2361	2428	2909	-2.78	-18.84
اوکاڑہ	2332	2390	2878	-2.43	-18.96
راولپنڈی	2412	2468	2920	-2.30	-17.41
رحیم یار خان	2278	2322	2845	-1.87	-19.92
اوسط	2335	2395	2883	-2.51	-19.00

چنا سیاہ

چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ گوشت میں 18.50 فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلے میں چنے میں 19.20 فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ چنے کی فصل کا شمار قدیم فصلوں میں ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چنے کا ارتقاء 740 سال پہلے ترکی سے ہوا تھا آجکل 55 سے زیادہ ممالک میں کاشت کیا جا رہا ہے۔ سال 06-2005 کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں چنا کا حصہ 21 فیصد ہے۔ چنے کی عالمی پیداوار میں بھارت، ترکی، پاکستان، ایران اور کینیڈا بالترتیب 68.79، 6.78، 5.89، 3.60 اور 2.24 فیصد حصے کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب 87.44 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 5.70، 3.55 اور 3.30 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں چنے کا فی کس استعمال 0.20 کلوگرام ماہانہ ہے۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں ہوتی ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

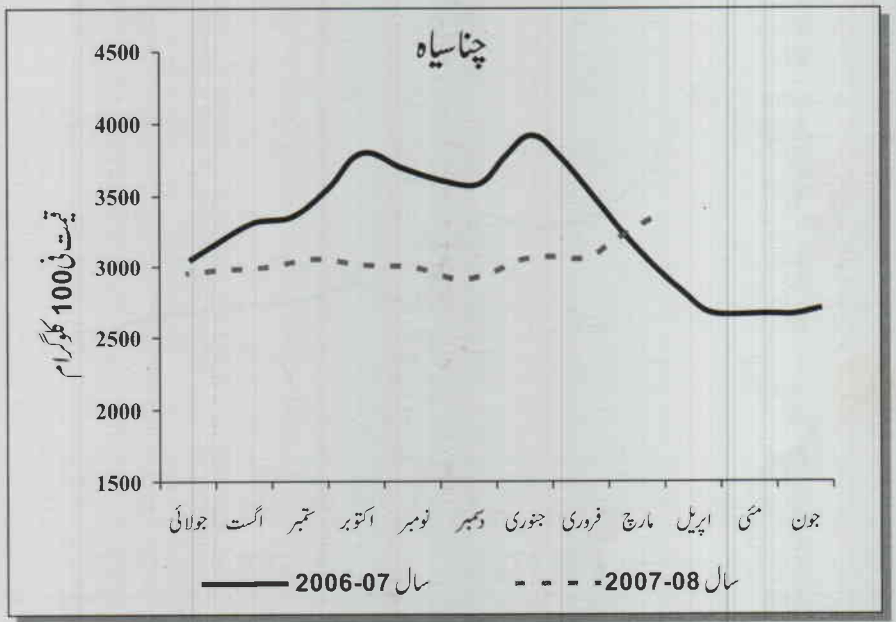

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ گذشتہ ماہ فروری میں چنے کی قیمت 3089 روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو مارچ کے مہینے میں 7.73 فیصد اضافہ کے ساتھ 3327 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال مارچ کے مقابلے میں 9.14 فیصد زیادہ ہے۔ خبریں ہیں کہ اس سال کُہر نے چنے کی فصل کو متاثر کیا ہے جس سے اس کی پیداوار میں کمی ہوسکتی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	3467	3221	3000	7.63	15.56
فیصل آباد	3111	2942	2828	5.77	10.02
سرگودھا	3229	2929	2551	10.25	26.60
ملتان	3310	3020	2833	9.63	16.85
گوجرانوالہ	3598	3253	3104	10.61	15.91
اوکاڑہ	3271	3083	3533	6.08	-7.42
راولپنڈی	3233	3079	3017	5.01	7.18
رحیم یار خان	3400	3183	3525	6.81	-3.55
اوسط	3327	3089	3049	7.73	9.14

ماش

ماش لحمیات کا اہم ماخذ ہے پاکستان میں ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ موسم خریف کی دالوں میں پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 34.67 (ہزار ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 16.14 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 87 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 30.47 (ہزار ہیکٹر) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 13.21 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود بھی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔ سال 07-2006 کے دوران پاکستان نے ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 520.9 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جن کی کل مالیت 14838.7 ملین روپے تھی۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔ درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

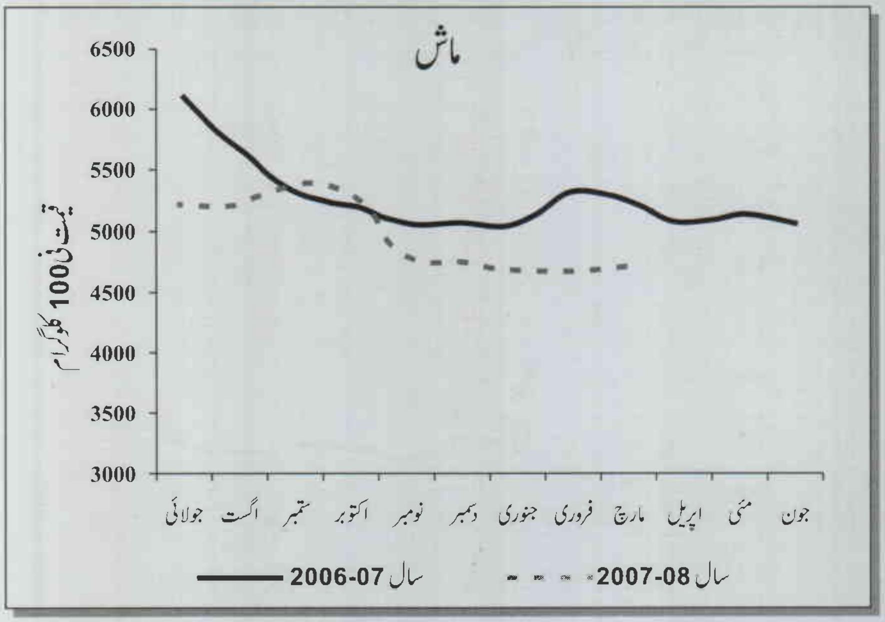

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 4679 روپے سے بڑھ کر 4706 روپے فی کوئنٹل ہوگئی اور شرح اضافہ 0.58 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ مارچ کی نسبت قیمتوں میں 10.25 فیصد کمی ہوئی کیونکہ اس سال فصل کی پیداوار گزشتہ سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی مارچ، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	5250	5225	5900	0.48	-11.02
فیصل آباد	3917	4125	4833	-5.05	-18.96
سرگودھا	4604	4595	5045	0.20	-8.74
ملتان	4515	4404	5004	2.51	-9.78
گوجرانوالہ	4950	4854	5375	1.97	-7.91
اوکاڑہ	4716	4708	5140	0.17	-8.25
راولپنڈی	4733	4583	5367	3.28	-11.80
رحیم یارخان	4962	4936	5283	0.53	-6.08
اوسط	4706	4679	5243	0.58	-10.25

مسور

سال 06-2005 کے اعداد وشمار کے مطابق دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں مسور کا حصہ 10 فی صد ہے۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار انڈیا، کینیڈا، چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔ دالوں کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 3 فیصد ہے۔ پچھلے دس سالوں کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دالوں کا برآمدی حجم 7.5 ملین ٹن ہے۔ دنیا میں مسور تمام دالوں کی کل تجارت کا 12 فیصد ہے۔ دالوں کی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ 27 فیصد ہے۔ مسور کی برآمد میں کینیڈا پہلے جبکہ ترکی، آسٹریلیا اور انڈیا بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں سال 05-2004 کے اعداد وشمار کے مطابق موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیدواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں مسور 38.26 (ہزار ہیکٹر) پر کاشت کی گئی جس سے 21.03 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب 54.39 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ سندھ 22.30 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے لئے اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا حدف 45.24 ہزار ہیکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ مسور کی مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔ اس لئے طلب ورسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقومی منڈی پر ہوتا ہے۔ مسور کی نئی فصل وسط اپریل سے مئی تک منڈی میں پہنچ جائیگی جس سے قیمتوں میں کمی کا امکان ہے۔ درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

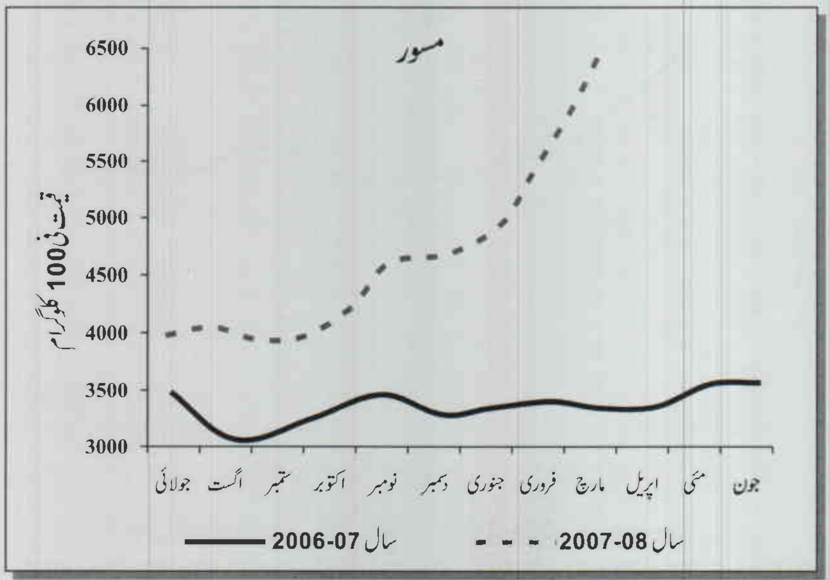

اس وجہ سے مارچ میں مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 14.28 فیصد زیادہ رہی۔ گذشتہ ماہ فروری میں اوسط قیمت 5636 روپے فی کوئنٹل تھی جو مارچ میں بڑھ کر 6441 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گزشتہ سال مارچ کے مقابلے میں 91.47 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	6688	5900	3246	13.35	106.04
فیصل آباد	6358	5776	3165	10.08	100.92
سرگودھا	6198	5417	3190	14.42	94.29
ملتان	6513	5929	3146	9.84	107.02
گوجرانوالہ	6711	5667	3149	18.43	113.12
اوکاڑہ	6017	4967	3783	21.14	59.04
راولپنڈی	6708	5783	3650	15.99	83.79
رحیم یارخان	6333	5650	3583	12.09	76.76
اوسط	6441	5636	3364	14.28	91.47

مونگ

خریف کی دالوں میں مونگ سب سے بڑی فصل ہے سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق یہ دال 245.69 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 152.68 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.26 فیصد زیادہ ہے۔ مونگ میں لحمیات کی مقدار 25 فیصد تک پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں مونگ دال کا فی کس استعمال 0.09 کلوگرام ماہانہ ہے لیکن پاکستان اپنی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے ہر سال دالوں کو درآمد کرتا ہے سال 07-2006 میں 225192 ہزار امریکی ڈالر کی دالیں درآمد کیں گئیں۔ جبکہ اس سال جولائی سے فروری تک کے عرصہ میں پاکستان 203598 میٹرک ٹن دالیں درآمد کر چکا تھا جس کی مالیت 7174 ملین روپے ہے۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (89) فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ بھکر صوبہ پنجاب میں مونگ کی کل پیداوار کا 45.99 فیصد پیدا کرتا ہے۔ مونگ کی فصل جون سے شروع ہو کر نومبر تک منڈی میں آتی رہتی ہے۔ اور نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی رسد طلب کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے جو قیمت میں کمی کا موجب بنتی ہے۔ لیکن بعد میں قیمتیں بتدریج بڑھتی جاتی ہیں۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

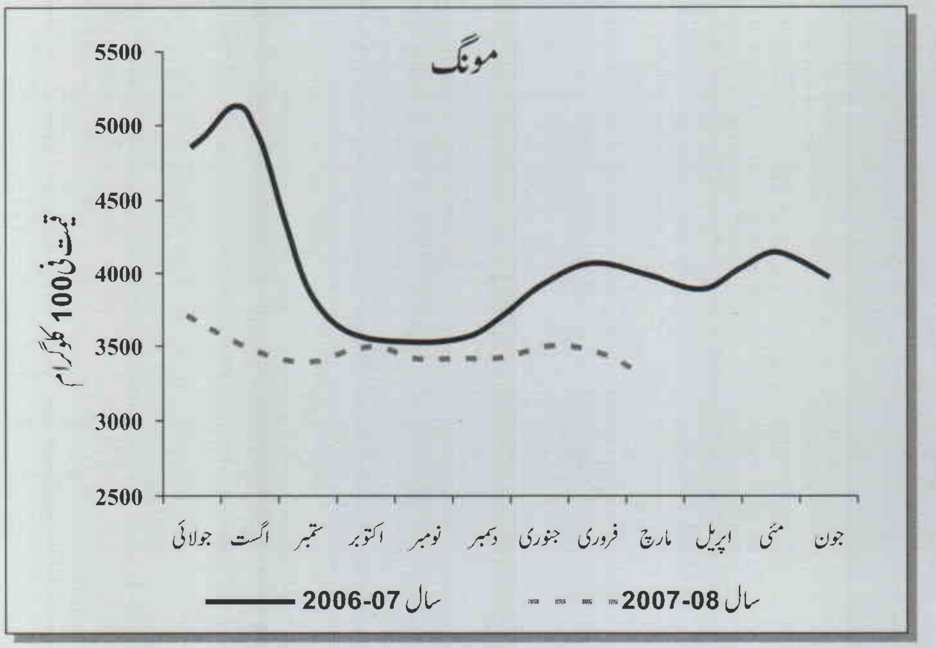

مارچ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3464 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ کم ہو کر 3283 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اس طرح شرح کمی 5.21 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلے میں شرح کمی 17.41 فیصد رہی۔ کیونکہ اس سال مونگ کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 9.30 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ مارچ کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	3650	3583	4483	1.86	-18.58
فیصل آباد	2925	3091	3687	-5.36	-20.67
سرگودھا	2982	3004	3682	-0.73	-19.00
ملتان	3102	3200	3817	-3.06	-18.72
گوجرانوالہ	3371	3421	4145	-1.46	-18.68
اوکاڑہ	3586	3776	3725	-5.03	-3.73
راولپنڈی	3267	3933	4242	-16.95	-22.99
رحیم یار خان	3381	3700	3917	-8.61	-13.67
اوسط	3283	3464	3962	-5.21	-17.14

پیاز

پیاز کا ارتقاء وسطی ایشاء، ایران اور مغربی پاکستان میں آج سے 500 سال پہلے ہوا۔ پیاز کا استعمال پوری دینا میں کھانوں میں ذائقہ پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ پاکستان میں پیاز کا فی کس ماہانہ استعمال 0.94 کلوگرام ہے۔ سال 2006 کے عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے دیئے گئے اعدادوشمار کے مطابق پیاز کی عالمی پیداوار 120.93 ملین ٹن رہی۔ پیاز کی پیداوار میں چین ، بھارت، امریکہ اور پاکستان بالترتیب 1.70,2.77 ,5.32,16.21 اور 1.48 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔ سال 07-2006 کے دوران پاکستان میں پیاز 124.08 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 1760.91 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 14.31 فیصد کم رہی۔ سال 07-2006 کے اعدادوشمار کے مطابق 39.84 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے سندھ پیاز کی پیداوار میں 27.15 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے جبکہ پنجاب 22.39 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔ سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ سندھ پیاز کی کل ملکی پیداوار کا 40 فیصد، جبکہ پیاز کی کل پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ صرف 15 فیصد ہے جبکہ اسکی کھپت میں اس کا حصہ 50 سے 60 فیصد تک ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلیے دستیاب رہتی ہے۔ مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت منڈی میں پیاز سندھ سے آ رہا ہے۔ سندھ کے پیاز کا معیار دوسرے صوبوں کے پیاز سے بہتر ہوتا ہے اور اُس کو زیادہ عرصہ تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ سندھ کا پیاز آتے ہی منڈی میں پیاز کی قیمتیں کم ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

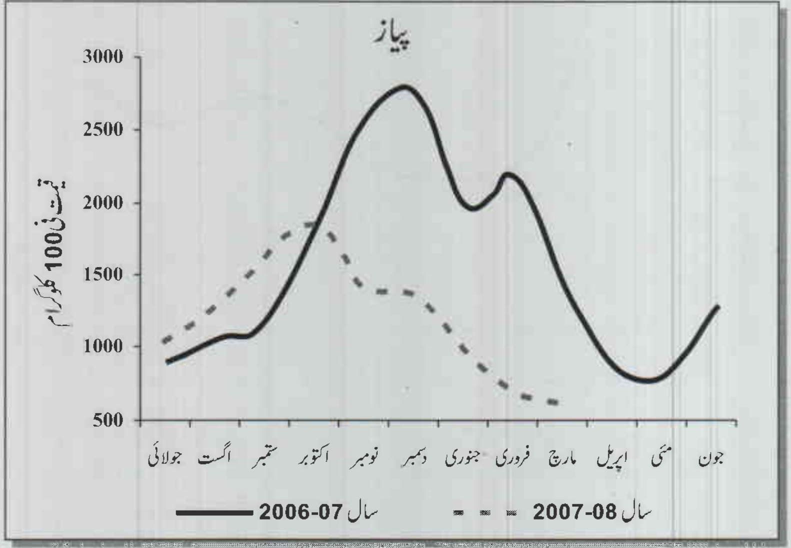

ماہ مارچ میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کم رہیں۔ فروری کے دوران اوسط قیمت 690 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہو کر 619 روپے فی کوئنٹل رہی۔ اس طرح شرح کمی 10.26 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلہ میں قیمتیں کم ہیں اور شرح کمی 56.04 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	675	725	1458	-6.90	-53.70
فیصل آباد	525	558	1167	-5.97	-55.00
سرگودھا	613	683	1458	-10.37	-57.99
ملتان	623	648	1242	-3.73	-49.80
گوجرانوالہ	567	617	1250	-8.11	-54.67
اوکاڑہ	574	638	1458	-9.93	-60.62
راولپنڈی	715	779	1629	-8.29	-56.13
رحیم یار خان	660	870	1603	-24.14	-58.83
اوسط	619	690	1408	-10.26	-56.04

آلو

دنیا میں آلو کا ارتقاء جنوبی امریکہ سے ہوا۔آلو کی عالمی پیداوار 313 ملین ٹن کے قریب پہنچ چکی ہے۔ چین ،روس ،بھارت ،امریکہ ،یوکرائن اور جرمنی بالترتیب 22.41, 12.29, 7.61, 6.28, 6.20, 3.19 فیصد حصہ کے ساتھ آلو کی پیداوار میں بڑے ممالک ہیں۔جبکہ پاکستان عالمی پیداوار میں 0.499 فیصد حصہ کے ساتھ 23واں نمبر پر ہے۔آلو کی برآمد میں ہالینڈ 17.11 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ فرانس اور جرمنی بالترتیب 16.92 اور 14.57 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔دنیا میں جمے ہوئے آلو کا استعمال اور برآمد میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے۔جمے ہوئے آلو کی برآمد تازہ آلو کی مجموعی برآمد کا 1/2 حصہ ہے۔لہذا ہمارے برآمد کنندگان کو جمے ہوئے آلو کی برآمد پر توجہ دینی چاہیے۔آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔پاکستان میں آلو کا فی کس ماہانہ استعمال 1.18 کلوگرام ہے۔پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کا تقریباً 93 فیصد ہے۔سال 07-2006 کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں 131.94 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 2470.31 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب 2317.79 (000 ٹن) آلو کی پیداوار حاصل ہوئی۔اس سال آلو کی بہتر پیداوار متوقع ہے۔نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔آلو کی فصل سال میں دو بار آتی ہے صوبہ سرحد سے آلو کی آمد جولائی سے ستمبر اور اگست سے اکتوبر تک ہوتی ہے جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔اس وقت آلو کی فصل کی آمد پنجاب سے ہورہی ہے۔درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

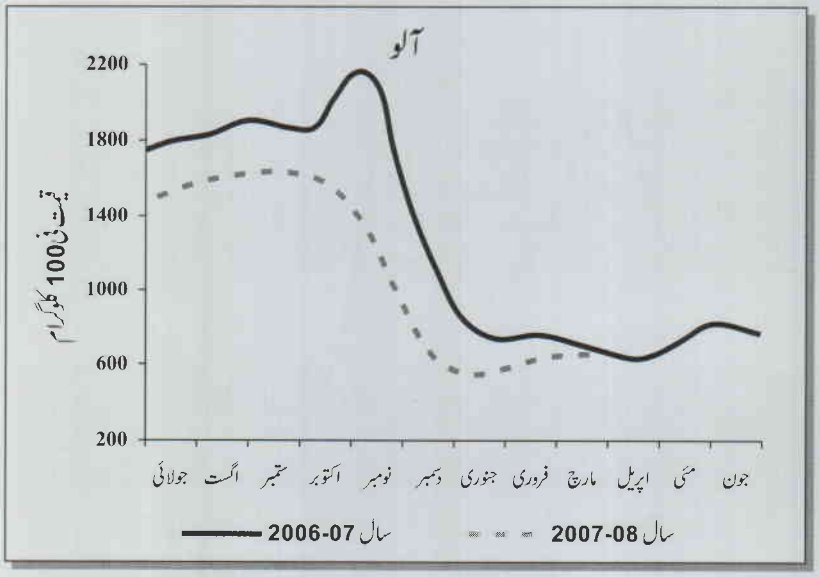

فروری کے دوران اوسط قیمت 634 روپے فی کوئنٹل تھی جو کہ بڑھ کر 648 روپے فی کوئنٹل ہوگی۔اس طرح شرح اضافہ 2.26 فیصد رہا فروری کے مہینہ میں کُہر نے آلو کی فصل کو کسی حد تک متاثر کیا جس کی وجہ سے آلو کی قیمتوں میں پچھلے مہینہ کی نسبت اضافے کا رجحان ہے۔لیکن پچھلے سال ماہ مارچ کی نسبت 5.10 فیصد کمی رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	692	675	750	2.47	-7.78
فیصل آباد	542	513	567	5.69	-4.40
سرگودھا	615	665	671	-7.52	-8.32
ملتان	628	616	575	2.03	9.28
گوجرانوالہ	592	567	617	4.41	-4.04
اوکاڑہ	560	496	650	12.94	-13.85
راولپنڈی	719	732	812	-1.77	-11.48
رحیم یار خان	840	810	825	3.70	1.82
اوسط	648	634	683	2.26	-5.10

ٹماٹر

ٹماٹر کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ٹماٹر کی کاشت کا آغاز امریکہ سے ہوا۔اور سولہویں صدی میں یورپ میں متعارف ہوا۔سال 2006 کے عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے مطابق دنیا میں ٹماٹر کی مجموعی پیداوار 123.6 ملین ٹن ہے۔دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں چین، امریکہ، ترکی، بھارت، مصر اور اٹلی بالترتیب 26.31، 9.09، 7.96، 6.98، 6.14 اور 5.13 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔سال 2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان ٹماٹر کی کل پیداوار میں 35 ویں نمبر پر ہے اور ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں اس کا حصہ 0.37 فیصد ہے۔ٹماٹر کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے ہالینڈ پہلے جبکہ انگلینڈ اور بلجیم بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔پاکستان میں ٹماٹر کی پیداوار میں صوبہ سرحد 45 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 26 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور پنجاب 19 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے جبکہ سندھ 10 فیصد کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔صوبہ پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جولائی تک منڈی میں آتا ہے۔جبکہ صوبہ سرحد سے ٹماٹر کی دو فصلیں اگست سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں آتیں ہیں۔بلوچستان کا ٹماٹر نومبر سے فروری تک اور ستمبر سے اکتوبر تک منڈیوں میں آتا ہے۔اسی طرح صوبہ سندھ کا ٹماٹر دسمبر سے اپریل تک منڈی میں مہیا ہوتا ہے۔ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا استعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔پاکستان میں ٹماٹر کا فی کس ماہانہ استعمال 0.36 کلوگرام ہے۔ٹماٹر کی مقبول ترین مصنوعات کو زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ ہیں۔ان دنوں منڈی میں ٹماٹر پنجاب اور صوبہ سرحد سے آتا ہے۔لیکن شدید بارشوں کے باعث ان علاقوں کی فصل بری طرح متاثر ہوئی۔اس کمی کو پورا کرنے کے لیے بھارت سے ٹماٹر درآمد کیا جا رہا ہے۔درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

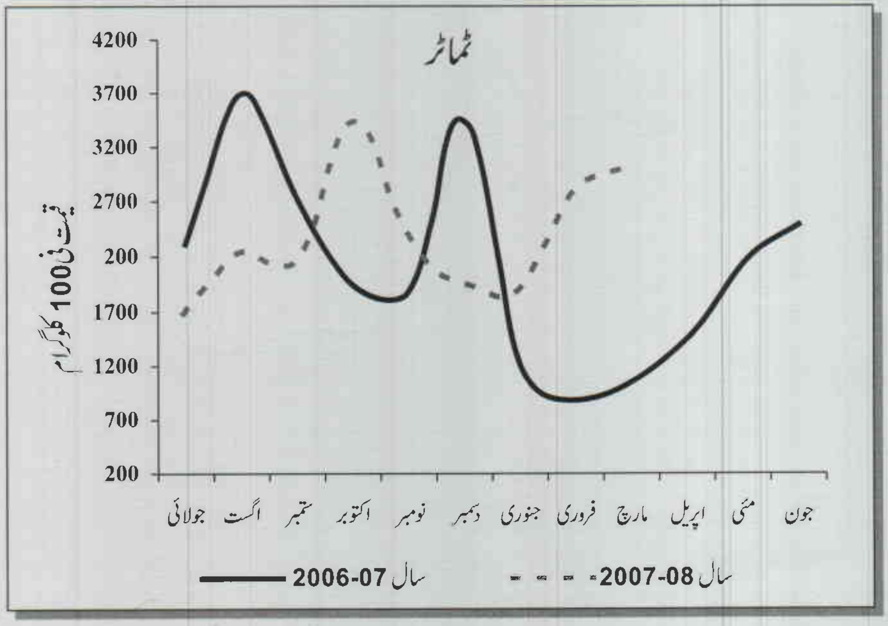

فروری میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2796 روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (مارچ) میں بڑھ کر 3028 روپے فی کوئنٹل پر آگئی۔اور شرح اضافہ 8.28 فیصد رہا۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ مارچ کی نسبت 186.79 فیصد زیادہ رہیں۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	2733	2683	1108	1.86	146.69
فیصل آباد	3158	3133	1100	0.79	187.09
سرگودھا	3842	2775	1133	38.44	239.07
ملتان	2750	2667	833	3.13	230.13
گوجرانوالہ	2742	2458	1092	11.53	151.16
اوکاڑہ	2976	2863	833	3.95	257.21
راولپنڈی	3133	3075	1317	1.90	137.99
رحیم یار خان	2887	2713	1030	6.39	180.26
اوسط	3028	2796	1056	8.28	186.79

سرخ مرچ

مرچ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اس کا ارتقاء امریکہ میں 7500B.C میں ہوا۔میکسیکو اور سپین سے ہوتی ہوئی ایشیاء میں پہنچی اور فلپائن ،انڈیا ،چین ،کوریا اور جاپان میں متعارف ہوئی۔اس وقت مرچ 61 کے قریب ملکوں میں کاشت کی جاتی ہے اور اس کی مجموعی عالمی پیداوار 2.75 ملین ٹن ہے۔سال 2006 کے اعداد وشمار کے مطابق مرچ کی پیداوار میں بھارت 43.42 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے ،چین 8.92 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے ،بنگلہ دیش 6.75 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پیرو 5.88 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔جبکہ پاکستان 2.25 فیصد حصہ کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔پاکستان میں مرچ کا فی کس ماہانہ استعمال 84.79 گرام ماہانہ ہے۔سال 2006 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ ،پنجاب ،بلوچستان اور سرحد بالترتیب 88.31، 7.08، 4.24 اور 0.37 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے ،دوسرے ،تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔سندھ میں مرچ کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پہلی فصل خریف ستمبر سے نومبر تک اور دوسری ربیع کی فصل فروری سے اپریل تک منڈیوں میں مہیا ہوتی ہے۔جبکہ صوبہ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی سے اگست تک منڈیوں میں آتی ہے۔صغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہیں۔صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہوجاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔سرخ مرچ کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوائی جارہی ہے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

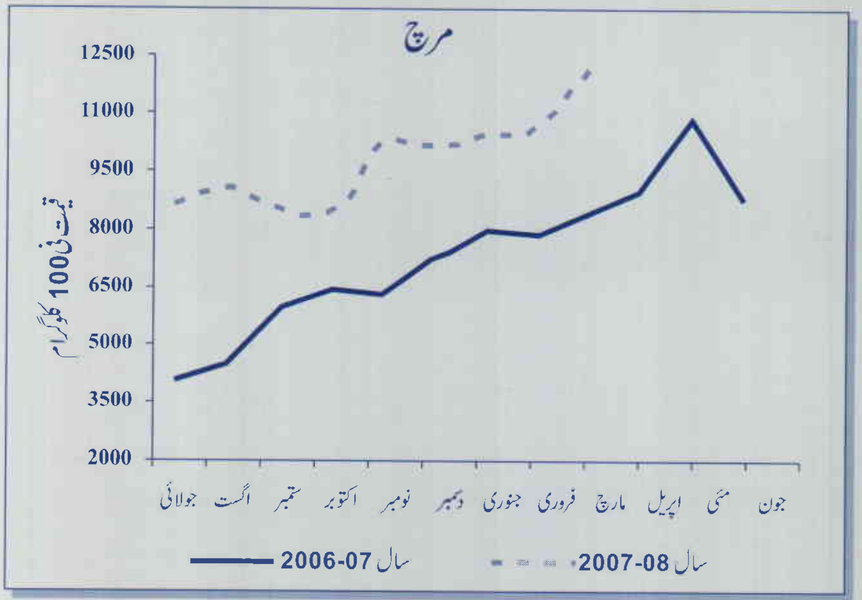

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ فروری کے دوران اوسط قیمت 10601 روپے فی کوئنٹل رہی جو مارچ میں بڑھ کر 12171 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔مرچ کی قیمتوں میں اضافہ کی اوسط شرح 14.81 فیصد رہا جو گزشتہ سال مارچ کے مقابلہ میں 45.90 فیصد زیادہ رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2008) کی قیمتیں	فروری (2008) کی قیمتیں	مارچ (2007) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2008) سے موازنہ	مارچ (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2007) سے موازنہ
لاہور	12604	10354	8183	21.73	54.03
فیصل آباد	11446	10125	7050	13.05	62.35
سرگودھا	10313	9467	9050	8.93	13.95
ملتان	12698	10458	7669	21.41	65.58
گوجرانوالہ	12317	10475	8271	17.58	48.92
اوکاڑہ	11121	9875	10138	12.62	9.72
راولپنڈی	12908	11050	7375	16.82	75.03
رحیم یار خان	13958	13000	9000	7.37	55.09
اوسط	12171	10601	8342	14.81	45.90

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

ویب سائٹ کا قیام **www.amis.pk**

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

ٹال فری فون نمبر **0800-51111**

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-9201094, 9200754